روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۳۰ جمعرات ۲۱- شعبان ۱۴۱۴ھ ' ۳- تبلیغ ۱۳۷۳ ہش ' ۳- فروری ۱۹۹۴ء

یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا اور خدا کا عاشق بناتا ہے

اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں۔ یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے۔ کیا تم بغیر یقین کے گناہ چھوڑ سکتے ہو؟ کیا تم جذبات نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رک سکتے ہو؟ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو؟ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو؟

(حضرت مسیح موعود۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل کرے)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

درحقیقت اس امر کی بہت بڑی ضرورت ہے کہ انسان کا قول اور فعل باہم مطابقت رکھتے ہوں۔ اگر ان میں مطابقت نہیں تو پھر کچھ بھی نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا (-) (البقرہ : ۴۵) یعنی تم لوگوں کو تو نیکی کا امر کرتے ہو، مگر اپنی جانوں کو اس نیکی کے امر کا مخاطب نہیں بناتے، بلکہ بھول جاتے ہو۔ اور پھر دوسری جگہ فرمایا (-) (الصف : ۳) مومن کو دو رنگی اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ بزدلی اور نفاق ہر دو مومن سے دور رہتے ہیں۔ ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۴۸)

درخواست دعا

محترم وکیل التبشیر صاحب ربوہ اطلاع دیتے ہیں

- محترمہ نجم النساء صاحبہ بیگم محترم چوہدری فرزند علی صاحب مرحوم بعارضہ قلب کینیڈا میں شدید بیمار ہیں۔ آپ مکرم ہادی علی صاحب چوہدری ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن کی والدہ محترمہ ہیں۔

○ محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودھا گذشتہ ایک ہفتے سے لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹرز نے دو اپریشن تجویز کئے لیکن کمزوری کی بنا پر اپریشن نہیں ہو سکے۔ بلڈ پریشر میں شدید کمی ہے۔ جس کی وجہ سے حالت بہت قابل تشویش ہے۔
اللہ تعالیٰ انہیں شفا عطا فرمائے۔

تم خدا تک پہنچنے کیلئے پورا زور لگاؤ

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث۔ اللہ تعالیٰ کی آپ پر سلامتی ہو)

○ ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ اگر تم خدا تعالیٰ کے وصل اور لقاء سے محروم ہو تو تم خود ذمہ دار ہو کوئی اور اس کا ذمہ دار نہیں ہے کیونکہ کسی اور کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ وہ خدا کی محبت اور تمہارے درمیان حائل ہو سکے۔ کسی کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ خدا تعالیٰ تم سے پیار کرنا چاہے اور وہ اس میں روک بن سکے خدا تعالیٰ سے دور لے جانے والی طاقتیں جو کچھ کر سکتی ہیں وہ یہی ہے کہ تمہاری کوشش کو کمزور کر دیں لیکن یہ تمہارا فرض ہے کہ تم اپنی کوشش کو کمزور نہ ہونے دو۔ تم خدا تک پہنچنے کے لئے پورا زور لگاؤ۔ خدا کی راہ میں قربانیاں دو اور اس کے دین کی خدمت کرو۔ تم خدا کی مخلوق کے ساتھ خیر خواہی کا سلوک کرو۔ بنی نوع انسان سے ہمدردی کرو۔ ان کی خدمت کرو۔ ان کے حقوق ان کو دو کہ یہ ایک بنیادی چیز ہے۔ اگر تم اپنی طرف سے اپنے دائرہ استعداد کے اندر انتہائی کوشش کرو گے تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں خدا تعالیٰ کے پیار سے محروم نہیں کر سکتی۔

پس ایک طرف بشارت بڑی عظیم ہے مگر دوسری طرف ذمہ داری بھی بڑی عظیم ہے۔ ہر فرد کی اپنی ذمہ داری ہے وہ کسی دوسرے پر الزام نہیں دھر سکتا کہ فلاں کی وجہ سے اسے خدا کا پیار نہیں ملا۔ اگر اسے خدا کا پیار نہیں ملا تو اس کی کسی اپنی کوتاہی کی وجہ سے نہیں ملا۔ کیونکہ خدا کے پیار اور اس کے پیار کے درمیان جیسا کہ میں نے کہا ہے کسی اور کی طاقت ہی نہیں کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ ہدایت پر اس نے خود قائم رہنا ہے۔ ساری دنیا بھی اگر خدا سے دور ہو جاتی ہے اور ایک فرد واحد خدا کے حضور روحانی رفعتوں کو حاصل کر رہا ہے تو ساری دنیا کی دوری اس کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتی۔

(از خطبہ فرمودہ ۲۳- ستمبر ۱۹۷۷ء)

الفضل کے بارے میں ایک یادگار تحریر

○ جماعت احمدیہ کے انتہائی قابل صد احترام بزرگ جید عالم اور بزرگ حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب (اللہ تعالیٰ کی رحمت آپ پر نازل ہوتی رہے) نے ایک موقع پر احباب کو "الفضل" کے بارہ میں درج ذیل الفاظ میں نہایت موثر اور پر زور انداز میں تحریک فرمائی۔

"اے احمدی عالمو! ادیبو! مصنفو! وجاہت والو! عہدہ دارو! مناسب عالیہ پر فائز ہونے والو! اے وکیلو! ڈاکٹرو! تاجرو! پیشہ ورو! صناعو! اور موجدو اور سائنس دانو! مورخو اور مختلف کاموں کے ماہرو! الفضل جو حضرت اقدس کا بازو ہے اسے اپنی مالی اعانت اور علمی حقائق اور نئے کارناموں سے مزین کرو اسے حضرت اقدس کا سہانا چمن سمجھ کر سرسبز گلستان تصور کر کے اپنی قلموں کے پانی سے سیراب کرو۔"

(الفضل ۱۳- ستمبر ۱۹۳۴ء)

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولانا چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری ربوہ رقم فرماتے ہیں۔

محترم چوہدری نصیر احمد طارق صاحب ابن مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مینیجر بینک مظفر آباد مورخہ ۹۴-۱-۳۱ علی الصبح اچانک دل کے حملہ سے وفات پا گئے۔ بوجہ موصی ہونے کے ۹۴-۲-۱ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ مرحوم نہایت ہی مخلص۔ خوش اخلاق۔ دینی امور میں منہمک رہنے والے تھے۔ مرحوم حضرت مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب مرحوم کے داماد تھے اور مکرم چوہدری نور محمد صاحب فاضل دہلوی ایڈووکیٹ اسلام آباد کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے درجات کی بلندی اور اہل و عیال اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ملنے اور ان کے بہتر کفیل ہونے کے لئے اپنی دعاؤں کے ساتھ مدد کرتے رہیں۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۳ / تبلیغ ۱۳۷۳ھش
۳ / فروری ۱۹۹۴ء

یتیم کی دیکھ بھال

اگرچہ ہر شخص کا حقیقی سہارا تو خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔ اور وہی ایک سہارا ہے جو یقینی بھی ہے اور کامل بھی۔ وہی سب کچھ دیتا ہے۔ وہی گرے ہوؤں کو اٹھاتا ہے اور سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کر کے منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔ وہ دیتا ہے اور جھولی بھر دیتا ہے۔ بلکہ جیسے محاورہ کے طور پر کہتے ہیں چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔ اسی لئے انسان دیکھے تو امید کی نظر سے اسی کی طرف دیکھے۔ مانگے تو اسی سے مانگے۔

لیکن اس کے سہارا ہونے کا یہ بھی مطلب ہے۔ کہ وہ عارضی طور پر اور کسی حد تک دوسروں کو بھی سہارا بنا دیتا ہے۔ کسی کو توفیق دے دیتا ہے کہ وہ کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری کرے۔ کسی کا ہاتھ پکڑے اور اسے سنبھال لے۔ گرنے نہ دے۔ یا گرا ہوا ہو تو اٹھا لے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ ہی کا سہارا ہونے کا ایک جلوہ ہے۔ ایسے ہی سہاروں میں ایک سہارا والدین بھی ہوتے ہیں۔ بچہ کے پیدا ہوتے ہی خدا تعالیٰ والدین کو اس کی خدمت پر مامور کر دیتا ہے وہ اس کی دیکھ بھال کرتے ہیں اس کی خوراک اس کی صحت اور اس کی خوشی کا خیال رکھتے ہیں۔ اپنی خوشی کو اس کی خوشی پر قربان کرتے ہیں۔ اس کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر مقدم رکھتے ہیں۔ اگرچہ ہیں تو وہ ایک عارضی اور نامکمل سا سہارا۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ وہ ایک سہارا ضرور ہیں اور انہیں بھی خدا تعالیٰ نے ہی سہارا بنایا ہے۔ والدین نہ ہوں تو بچہ پھر بھی پل جاتا ہے اور بعض اوقات دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ بہتر زندگی بسر کرتا ہے لیکن یہ بات اصل الاصول نہیں۔ عام طور پر والدین نہ ہوں تو بچہ کو ہر قسم کی مشکلات گھیر لیتی ہیں۔ ایسی مشکلات جن کا تصور بھی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔ یہ حال ہوتا ہے یتیموں کا۔ اگر ہم اس بات پر غور کریں تو یقیناً ان کے لئے ہمارے دل میں محبت اور ہمدردی کے سوتے پھوٹنے لگیں گے۔ ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق دی ہے کہ وہ یتیموں کی دیکھ بھال کرے۔ ہم سب اس خدمت میں حصہ لے سکتے ہیں۔ ہم بھی۔ آپ بھی اور سب۔

میری آنکھوں سے مرا گریۂ شب لے جاؤ
ان کے دربار میں یہ حُسنِ طلب لے جاؤ
میرا اظہارِ محبت ہے وفا کی توثیق
عجز لے جاؤ، مری روح ادب لے جاؤ

ابوالاقبال

اُتری جو آسماں سے ابھی روشنی نئی
فتح و ظفر کی کھولے گی راہیں نئی نئی

تخیل کی رگوں کو نیا ولولہ ملا
لحنِ صریر کو ہے ملی زندگی نئی

متلاشیانِ حق کو مبارک ہزار ہو
فضل خدا نے جن کو دکھائی خوشی نئی

اک آبرو کا رنگ ملا حرف و صوت کو
گلہائے گفتگو کو ملی تازگی نئی

ہے کتنا بامراد نئی جہت کا سفر
ہے آسمان عکس بھی تصویر بھی نئی

پھر شان سے ہے مہر صداقت ہوا طلوع
پھر شان سے ہے بخشی گئی برتری نئی

شفاف تر ہوا ہے دلائل کا آئینہ
پائیں گے لوگ علم نیا آگہی نئی

یاد آ رہے ہیں آج ہمیں بوریا نشیں
جن کی دعاؤں سے ہے عمارت بنی نئی

قدسی یہ سب ہیں شان کریمی کے سلسلے
بخشی ہے جس نے شُکر کی توفیق بھی نئی

عبدالکریم قدسی

اللہ کی طرف دعوت دینا احسن قول ہے

ہر وہ دعوت جو صحیح طریق پر دی گئی ہو اور جس کا مقصود یہ ہو کہ خدائے واحد و یگانہ کو دنیا پہچاننے لگے وہ احسن قول ہے۔ وہ قول جو شرک کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول جو بدعت کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول جو دہریت کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول جو فساد کی طرف لے جاتا ہے، وہ قول جو باہمی جھگڑوں کی طرف لے جاتا ہے وہ قول احسن نہیں۔ احسن قول وہی ہے جو اللہ کی طرف لے جانے والا ہو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

مطالعہ کتب

مولانا عبدالباسط شاہد

مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین

حضرت مولانا نورالدین امام جماعت احمدیہ الاول کی سوانح عمری جو اکبر شاہ خاں نجیب آبادی نے مرتب کی سوانح عمریوں میں بڑا نمایاں مقام رکھتی ہے۔ یہ حضرت مولانا موصوف کی خود نوشت سوانح ہے کیونکہ اس میں تمام واقعات آپ کی زبان سے ہی بیان ہوئے ہیں۔ مشہور ہے کہ نجیب آبادی صاحب حضرت مولانا سے ان کی "فرصت" کے اوقات میں یہ واقعات لکھا کرتے تھے۔ ان واقعات کا تسلسل سادگی۔ روانی اور تاثیر دیکھ کر یہ ماننے میں تامل ہوتا ہے کہ یہ سب واقعات مختلف اوقات میں اس طرح لکھوائے گئے کہ حضرت مولانا کے مریض۔ شاگرد۔ عقیدت مند آپ کے اردگرد بیٹھے ہوتے اور آپؑ ان سے باتیں بھی کرتے جاتے بلکہ مریضوں کو دیکھ کر انہیں نسخے بھی لکھواتے اور دوسرے کام بھی جاری رہتے اور اس سارے ہجوم کے درمیان آپ واقعات بھی لکھواتے جاتے۔ اس کتاب کو پڑھ کر جو تاثر سب سے پہلے ابھرتا ہے وہ حضرت مولانا کے غیر معمولی ایمان و توکل کا ہے آپ کے حصول علم کی داستان بھی عجیب ہے جہاں قدم قدم پر حضور اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس ارشاد کی صداقت ظاہر ہوتی ہے کہ طالب علم کے لئے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ حصول علم کے لئے آپ نے دور دراز کے سفر اختیار کئے اور کمال شوق و لگن سے زیادہ سے زیادہ علم حاصل کیا۔ علم طب کی تحصیل کے لئے آپ ایک بہت مشہور حکیم صاحب کے پاس لکھنؤ تشریف لے گئے اس کی دلچسپ روئداد حضرت مولانا صاحب کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

... کچی سڑک اور گرمی کا موسم۔ گرد و غبار نے مجھے خاک آلودہ کر دیا تھا۔ جہاں وہ گاڑی ٹھہری تھی اس کے سامنے ہی حکیم صاحب کا مکان تھا۔ یہاں ایک پنجابی مثل یاد کرنے کے قابل ہے "ٹُل کرے اَوُلیاں رب کرے سولیاں" میں اسی وحشیانہ حالت میں مکان میں جا گھسا۔ ایک بڑا ہال نظر آیا۔ ایک فرشتہ خصلت۔ دلربا، حسین۔ سفید ریش نہایت سفید کپڑے پہنے ہوئے ایک گدیلے پر چار زانو بیٹھا تھا۔ پیچھے اس کے ایک نہایت نفیس تکیہ اور دونوں طرف چھوٹے چھوٹے تکئے۔ سامنے پاندان۔ اگالدان۔ خاصدان -قلم دوات۔ کاغذ دھرے ہوئے۔ ہال کے کنارے کنارے جیسا کوئی التحیات میں بیٹھتا ہے۔ بڑے خوشنما چہرے قرینے سے بیٹھے ہوئے نظر آئے۔ نہایت براق چاندنی کا فرش اس ہال میں تھا۔ وہ قمقمہ دیوار دیکھ کر میں حیران سا رہ گیا کیونکہ پنجاب میں کبھی ایسا نظارہ دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ بہرحال اس کے مشرقی دروازہ سے (اپنا بستہ اس دروازہ میں ہی رکھ کر) حضرت حکیم صاحب کی طرف جانے کا قصد کیا۔ گرد آلودہ پاؤں جب اس چاندنی پر پڑے تو اس نقش و نگار سے میں خود ہی محجوب ہو گیا۔ حکیم صاحب تک بے تکلف پہنچ گیا اور وہاں اپنی عادت کے مطابق زور سے (سلام) کہا جو لکھنؤ میں ایک نرالی آواز تھی یہ تو میں نہیں کہہ سکتا کہ حکیم صاحب نے وعلیکم السلام زور سے یا دبی آواز سے کہا ہو مگر میرے ہاتھ بڑھانے سے انہوں نے ضرور ہی ہاتھ بڑھایا اور خاکسار کے خاک آلود ہاتھوں سے اپنے ہاتھ آلودہ کئے اور میں دو زانو بیٹھ گیا۔ یہ میرا دو زانو بیٹھنا بھی اس چاندنی کے لئے جس عجیب نظارہ کا موجب ہوا وہ یہ ہے کہ ایک شخص نے جو اراکین لکھنؤ میں سے تھا اس وقت مجھے مخاطب کر کے کہا کہ آپ کس مہذب ملک سے تشریف لائے ہیں۔ میں تو اپنے قصور کا پہلے ہی قائل ہو چکا تھا مگر خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد میں نے نیم نگاہی کے ساتھ اپنی جوانی کی ترنگ میں اس کو یہ جواب دیا کہ یہ بے تکلفیاں اور (سلام) کی بے تکلف آواز وادی غیر ذی زرع کے اُمّی اور بکریوں کے چرواہے کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ ﷺ فداہ ابی وامی۔ اس میرے کہنے کی آواز نے بجلی کا کام دیا۔ اور حکیم صاحب پر وجد طاری ہوا اور وجد کی حالت میں اس امیر کو کہا آپ تو بادشاہ کی مجلس میں رہے ہیں کبھی ایسی زک آپ نے اٹھائی ہے؟ اور تھوڑے وقفہ کے بعد مجھ سے کہا آپ کا کیا کام ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں پڑھنے کے لئے آیا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں اور پڑھانے سے مجھے ایک انقباض ہے۔ میں خود تو نہیں پڑھا سکتا۔ میں نے قسم کھالی ہے کہ اب نہیں پڑھاؤں گا۔ میری طبیعت ان دنوں بہت جوشیلی تھی اور شاید سہر کا بقیہ بھی ہو اور حق تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہی کے کام ہوتے ہیں... میں نے جوش بھری اور دردمند آواز سے کہا۔ رنجانیدن دل جہل است وکفارہ یمین سہل است اسپران کو دوبارہ وجد ہوا اور چشم پُرآب ہو گئے تھوڑے وقفہ کے بعد فرمایا مولوی نور کریم حکیم ہیں اور بہت لائق ہیں آپ کو ان کے سپرد کر دوں گا اور وہ آپ کو اچھی طرح پڑھائیں گے۔ جس پر میں نے عرض کیا کہ ملکِ خدا تنگ نیست وپائے مرا لنگ نیست۔ تب آپ پر تیسری دفعہ وجد کی حالت طاری ہوئی اور فرمایا ہم نے قسم توڑ دی۔ اس کے بعد حکیم صاحب تو گھر تشریف لے گئے۔ میں نے بھی تنہائی کو غنیمت سمجھ کر اپنا بوریا بندھنا سنبھالا اور اس مکان سے باہر نکلا۔ میرے بھائی صاحب کے دوست علی بخش خاں مرحوم مطبع علوی کے مالک تھے میں ان کے مکان پر پہنچا۔ وہاں میں نے بڑا آرام پایا۔ غسل کیا۔ کپڑے بدلے.... آخر علی بخش نے مجھے ایک مکان دیا اور وہاں کھانے کا انتظام مجھے خود کرنا پڑا۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں حرفہ کے لئے میرے دماغ میں کوئی بناوٹ نہیں۔ اپنی روٹی پکانے کے لئے منطق سے کام لینے لگا۔ چولھے میں آگ جلائی۔ توا رکھا اور روٹی گول بنانے کی یہ ترکیب سوجھی کہ آٹے کو بہت پتلا گھول لیا اور ایک برتن کے ذریعہ اس گرم توے پر بلا گھی اور خشکی کے خوبصورت دائرہ کی طرح آٹا ڈال دیا۔ جب اس کا نصف حصہ پک گیا تو پلٹنے کے لئے روٹی کو اٹھانے کی فضول کوششیں کیں۔ ان کوششوں میں روٹی اوپر تک پک چکی تھی۔ خیالی فلسفہ نے توے کو اتار کر آگ کے سامنے رکھوایا۔ جب عمدہ طور پر اوپر کا حصہ پختہ نظر آیا تو چاقو کے ذریعہ سے اتارنے کی ٹھہری مگر چاقو کے ذریعہ سے بھی اس نے اترنے سے انکار کیا اور مجھے دعا کی توفیق ملی۔ اس مکان سے نکل کر آسمان کی طرف منہ کر کے یوں دعا مانگنے لگا اے کریم مولا ایک نادان کے کام سپرد کرنا اپنے بنائے رزق کو ضائع کرنا ہے۔ یہ کس لائق ہے جس کے سپرد روٹی پکانا کیا گیا۔

اس روٹی کے انتظام اور دعا کے بعد حکیم صاحب کے حضور پر تکلف لباس میں جا پہنچا۔ اپنی دعا کی قبولیت کا یہ اثر دیکھا کہ حکیم صاحب نے فرمایا آپ اسوقت آئے اور بے اجازت چلے گئے۔ یہ شاگردوں کا کام ہے؟ آئندہ تم روٹی ہمارے ساتھ کھایا کرو...... یہ نہایت مفید اور پر اثر کتاب ایسے ہی واقعات سے بھری پڑی ہے جن میں ایمان یقین توکل قبولیت دعا اور حکمت و تجربہ و دانائی کے واقعات درج ہیں۔ تربیت و اصلاح کے نقطہ نظر سے بہترین کتابوں اور کلاسیک لٹریچر میں شامل ہونے کے قابل ہے۔

تحریک جدید کے وعدہ جات مرکز میں جلد از جلد بھجوانے کی ہدایات

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے بابرکت الفاظ میں

"جہاں تک تحریک جدید کے وعدوں اور ان کی وصولی کا سوال ہے نیت اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب کوئی اپنا وعدہ لکھوا دیتا ہے۔ اور پھر دل میں پختہ عہد کر لیتا ہے کہ وہ موعودہ رقم تحریک جدید میں دے گا لیکن جو دوست وعدہ لکھوانے میں پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ سستی سے کام لیتے ہیں وہ اس عرصہ میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل کے ایک حصہ سے محروم کر رہے ہوتے ہیں خدا تعالیٰ کا جو فضل وہ پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ بعد لینا شروع کرتے ہیں اس فضل کے وارث وہ پندرہ دن ایک ماہ یا دو ماہ پہلے کیوں نہیں بنتے پس اگر وہ اس طرف توجہ نہیں کرتے تو وہ اپنا ہی نقصان کرتے ہیں"۔

پھر فرمایا۔

"جماعت کا فرض ہے کہ وہ ان وعدوں سے دفتر (یعنی مرکزی دفتر) کو جلد اطلاع دیں"۔

نئے سال کا اعلان ہوئے ڈیڑھ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ جماعتیں اولین موقعہ پر وعدے مرکز بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ تم نفاق اور دو رنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے اپنی جانوں پر رحم کرو اور اپنی ذریت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو حالانکہ تمہارے دل میں اس سے زیادہ کوئی بھی عزیز ہے۔ اس کی راہ میں فدا ہو جاؤ اور اس کے لئے محو ہو جاؤ اور ہمہ تن اس کے ہو جاؤ اگر چاہتے ہو کہ اس دنیا میں خدا کو دیکھ لو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ڈاکٹر محمد سلیم - پنجاب یونیورسٹی

بشکریہ روزنامہ جنگ

مالک رام کے انتقال پر

علمی اور ادبی حلقوں میں یہ خبر بہت افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ ممتاز سکالر مالک رام ہندوستان میں وفات پا گئے۔ کل من علیھا فان۔ انہوں نے ایک سرکاری ملازم ہوتے ہوئے تحقیق و تدوین کے میدانوں میں شہسواری کی۔ اسلامیات میں اپنا نام روشن کیا اور مرقع نگاری میں شہرت حاصل کی۔ ان کی تحریروں میں انشاء پردازی اپنے کمال پر ہے اور بے تکلف انداز بیان قابل ستائش ان کی سوچ اور تحریر میں گہرائی اور خلوص ہے بناوٹ اور تصنع نہیں۔ اعتدال اور توازن ہے بے جا مدحت و ہجو نہیں۔ انہوں نے اپنے خون جگر سے جو چراغ جلائے ان کی روشنی کی SPECTRUM اسلامیات سے غالبیات تک وسیع ہے۔ اپنے علمی کام کے تنوع کے بارے میں اشارہ کرتے ہوئے خدائے قدوس کا شکر ادا کرتے ہیں۔ فبای الاء ربکما تکذبان۔

مالک رام ۱۹۳۲ء سے ۱۹۳۵ء تک ہفت روزہ آریہ گزٹ کے ایڈیٹر رہے۔ یہ زمانہ پنجاب میں مذہبی مناظروں کا زمانہ تھا اس دور کے تقاضوں نے مالک رام کی توجہ اسلام۔ ہندومت اور عیسائیت کے تقابلی مطالعے کی طرف مبذول کرائی۔ انہوں نے اسلام کا بغور مطالعہ کیا۔ وہ عربی زبان پر عبور رکھتے تھے اس لئے انہیں ۱۹۳۹ء میں سرکاری ملازمت کے سلسلے میں اسکندریہ بھیجا گیا جہاں وہ چھ سال تک فرائض منصبی کی انجام دہی میں مشرق وسطیٰ کے اسلامی ممالک کے دورے کرتے رہے اس عرصے میں انہوں نے قرآن و حدیث کا بھی بھرپور مطالعہ کیا۔

۱۹۵۱ء میں ان کی کتاب عورت اور اسلامی تعلیم کا پہلا ایڈیشن اور ۱۹۷۷ء میں دوسرا ایڈیشن شائع ہوا۔ اس کتاب کا عربی اور انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے یہ کتاب جو ان کی برسوں کی محنت کا نچوڑ ہے اس موضوع پر ایک بہت اچھی تصنیف ہے۔ اس کتاب کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے عورت ایک بیٹی ایک بیوی ماں ایک مطلقہ یا بیوہ اور آخر میں ایک وارثہ کی حیثیت سے اس میں کوئی شک نہیں کہ بحث و تحقیق میں اس مسئلے کا کوئی اہم پہلو تشنہ نہیں رہ گیا عورت کی ذمہ داریوں اور اس کے حقوق پر قرآن مجید کی روشنی میں بات کی گئی ہے اور اس کی توثیق حدیث سے کی ہے مالک رام کی تحقیق عام طور پر اہل سنت کے مسلک کے مطابق ہے۔ البتہ چند اہم مسائل میں ان کی رائے اس سے ہٹ کر ہے مثلاً" اہلسنت کے نزدیک اگرچہ تین طلاقوں کے لئے صحیح طریقہ وہی ہے جو قرآن نے بتا دیا ہے مگر ایک ہی موقع پر تین دفعہ طلاق کہنے سے طلاق مغلظہ واقع ہو جاتی ہے مالک رام اس تشریح سے متفق نہیں۔ طلاق لفظی گورکھ دھندا نہیں بلکہ ایک واقعہ ہے ان کا یہ مسلک امام ابن تیمیہ امام ابن قیم اور مولانا ابوالکلام آزاد کی سوچ سے ہم آہنگ ہے۔ رجم کے بھی وہ قائل نہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو رجم کی سزا دی تھی وہ زنا کی سزا کے لئے قرآنی آیات نازل ہونے سے پہلے کی تھی رسول اللہ کا یہ طریقہ تھا کہ اگر کسی معاملہ میں قرآنی احکام موجود نہ ہوں تو شریعت موسوی کے مطابق فیصلہ فرماتے۔

مالک رام نے غالب پر بھی بہت اچھا تحقیقی کام کیا ہے وہ جس موضوع کو بھی چنتے ہیں اس پر تمام ضروری مواد جمع کرتے ہیں پھر دلائل سے واقعات کی کڑیوں کو جوڑ کر نتائج اخذ کرتے ہیں اس طرح جو بات نکھر کر سامنے آتی ہے وہ عموماً" سب کو قائل کرنے والی ہوتی ہے غالب پر ان کی زیادہ مشہور کتابیں "فسانہ غالب" "ذکر غالب" اور تلامذہ غالب" ہیں فسانہ غالب ان کے پندرہ مضامین کا مجموعہ ہے جس میں انہوں نے تحقیق کے موتی بکھیرے ہیں اس میں ایک مضمون ملا عبدالصمد کے وجود اور عدم وجود کے بارے میں ہے اس میں مالک رام کی تحقیق اور قاضی عبدالودود کے دلائل کا تجزیہ ہے سچ تو یہ ہے کہ قاضی صاحب جیسے محقق کے مقابلہ پر بھی مالک رام کا پلہ بھاری نظر آتا ہے نواب شمس الدین پر ان کا دلچسپ مضمون اس شبہ کو بے بنیاد ٹھہراتا ہے کہ نواب کی گرفتاری کے پیچھے غالب کا ہاتھ تھا۔ "تلامذہ غالب" میں غالب کے تقریباً پونے دو سو شاگردوں کے حالات اور ان کے کلام کا انتخاب ہے اسے غالب کے شاگردوں کے بارے میں معلومات کا خزانہ کہہ لیجئے "ذکر غالب"۔ غالب کے حالات زندگی تصنیفات اور عادات و اخلاق کے مفصل بیان پر مشتمل ہے اس کتاب کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ قاری کو حیات غالب پر لکھی گئی اور سب کتابوں سے عملی طور پر بے نیاز کر دیتی ہے۔ بے شک مالک رام کا شمار ان ماہرین غالبیات میں ہوتا ہے جن پر بقائے دوام کی مہر ثبت ہے۔

مالک رام ایک نامور مرقع نگار بھی ہے ان کی کتاب "وہ صورتیں الٰہی" ان کے نو احباب اور مرزا غالب کے خاکوں پر مشتمل ہے ان احباب سے ان کی طویل مدت تک دوستی رہی اور مالک رام کو یہ حق پہنچتا تھا کہ وہ ان کے بارے میں اپنے تاثرات قلم بند کریں ان کے خاکے دلچسپ ہوتے ہیں لیکن ان میں غیر ضروری مواد بہت ہوتا ہے وہ بات کرتے کرتے کہیں سے کہیں نکل جاتے ہیں البتہ جب کسی کا سراپا بیان کرتے ہیں تو اس کی تصویر کھینچ کر رکھ دیتے ہیں آدمی سامنے چلتا پھرتا نظر آتا ہے مثلاً سائل دہلوی کے بارے میں رقم طراز ہیں۔

"زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ ایک نورانی صورت بزرگ داخل ہوئے تقریباً ستر برس کا سن، کوئی پونے چھ فٹ کا قد، کمر میں خفیف سا خم، میدہ و شہاب کی ملی جلی رنگت لمبوترا کتابی چہرہ، کشادہ پیشانی اونچی کاٹھی کی لمبی عقابی قسم کی نوکدار ناک، کلے کی ہڈیاں نمایاں طور پر ابھری ہوئی، سڈول جسم، سنہری جھلک مارتی ہوئی سپید داڑھی جو یک مشت تو یقیناً تھی دو انگشت کی خدا جانے، شرعی لٹیں۔ آنکھیں نسبتاً چھوٹی لمبے بازو اور ہاتھ پاؤں سر پر ہلکی سی پلے کی ٹوپی جس کے نیچے سے لمبے لمبے کھچڑی بال نکلے پڑتے تھے گلے میں کاج پٹی گریبان اور کھلی آستینوں کا ململ کا کرتہ کندھے پر رومال نیچے لٹھے کا آڑا پاجامہ، پاؤں میں خورد نوک کا جوتا، دائیں ہاتھ میں لکڑی اور بائیں میں سگریٹ کا بکس اور دیا سلائی کی ڈبیہ یہ تھے نواب سراج الدین احمد خان دہلوی"۔

آپ نے دیکھا ان کی نظر کتنی باریک بیں اور ان کا مشاہدہ کتنا تیز اور گہرا ہے بعض اوقات ان کی تحریر پڑھتے ہوئے یہ گماں ہوتا ہے کہ ہم صاحب مرقع کو ٹیلی ویژن پر دیکھ رہے ہیں۔

ان کی ایک اہم کاوش ابوالکلام آزاد کی تصنیفات غبار خاطر اور تذکرہ نیز ان کے خطبات کی تدوین ہے، جس میں سب سے اہم حصہ مالک رام کے تحشی کا ہے اسلامیات پر گہری نظر اور اردو فارسی اور عربی ادب پر عبور نے ان کے حواشی کو بیش بہا معلومات کا خزینہ بنا دیا ہے آسان زبان اور شگفتہ انداز نگارش کے لحاظ سے غبار خاطر مولانا آزاد کی بہت شاندار تصنیف ہے مالک رام نے غبار خاطر کے اسلوب اور متن کا بہت اچھا تجزیہ کیا ہے مگر ان کا کمال حواشی کی تحریر میں اجاگر ہوتا ہے مالک رام نے نہ صرف غبار خاطر میں مندرج آیات قرآنی اور احادیث کی تخریج میں بہت محنت کی ہے بلکہ تقریباً سات سو اشعار اور بے شمار اشخاص، کتب اور منقولات کے حوالوں کے سراغ میں ادب کے خزانوں کو کھنگال ڈالا ہے یہ ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے، غبار خاطر کو پڑھنے کا صحیح لطف مالک رام کے حواشی کے ساتھ ہے۔

مالک رام غور و فکر کے بعد اپنی رائے سے رجوع کرنے کو عار نہیں سمجھتے تھے اس کی ایک مثال ہمیں غبار خاطر سے بھی ملتی ہے انہوں نے ابولکلام کی زندگی میں غبار خاطر کے بارے میں جو رائے ظاہر کی وہ یہ تھی۔

"مہدی (الافادی) کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد کے خطوط کا مجموعہ غبار خاطر قابل ذکر ہے مولانا کے علم و فضل کا دائرہ بہت وسیع ہے مولانا آزاد نے یہ خطوط جیل خانے میں لکھے تھے۔ لیکن چونکہ اس زمانے میں رسل و رسائل پر پابندیاں تھیں اس لئے یہ مکتوب الیہ کو بھیجے نہیں گئے جب وہ رہا ہوئے تو انہوں نے انہیں چھاپنے کی اجازت دے دی اور اس طرح یہ مکتوب الیہ کو بھی مطبوعہ شکل ہی میں ملے۔ دنیائے ادب میں غالباً اس کی نظیر نہیں ملتی.... ان خطوط میں بھی وہی رنگارنگی اور بوقلمونی ہے جو مولانا آزاد کی اپنی زندگی میں ہے ان میں سیاست ہے، دین ہے، فلسفہ ہے، انشاء ہے ادب ہے، تاریخ ہے۔ لیکن یہ سچ ہے کہ انشاء سب پر بھاری ہے"

لیکن مولانا ابوالکلام کے انتقال کے بعد انہوں نے غبار خاطر مرتب کرتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار یوں کیا۔

"غبار خاطر مولانا آزاد مرحوم کی سب سے آخری تصنیف ہے جو ان کی زندگی میں شائع ہوئی کہنے کو تو یہ خطوط کا مجموعہ ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دو ایک کو چھوڑ کر ان میں سے مکتوب کی صفت کسی میں نہیں پائی جاتی۔ یہ دراصل چند متفرق مضامین ہیں جنہیں خطوط کی شکل دے دی گئی ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ مرحوم کچھ ایسی باتیں لکھنا چاہتے تھے جن کا آپس میں بظاہر کوئی تعلق مربوط سلسلہ نہیں تھا... عین ممکن ہے کہ اس طرح کے مضامین لکھنے کا خیال ان کے دل میں شہرہ آفاق فرانسیسی مصنف اور فلسفی چارلس لوئی مونٹیسکو کی مشہور کتاب "فارسی خطوط" سے آیا ہو۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مولانا آزاد سے

اپنے تعلقات کی بناء پر انہوں نے مولانا کی وفات کے بعد ہی کھل کر اپنی رائے کا اظہار کرنا مناسب سمجھا ہو۔

مالک رام جنوری سے جون ۱۹۳۶ء ایک اُردو روزنامہ "بھارت ماتا" میں اسسٹنٹ ایڈیٹر رہے یہ اخبار لاہور کے چند ہندو مہاسبھائی حضرات نکال رہے تھے لالہ رام پرشاد جو کسی زمانہ میں "بندے ماترم" کے ایڈیٹر رہ چکے تھے اور مشہور سیاسی رہنما لالہ لاجپت رائے کے دست راست تھے اس کے مدیر اعلیٰ تھے اور مالک رام کے علاوہ گوپال مل جوشی، جمنا داس اختر اور دھرم ویر بھی اس کے اسسٹنٹ ایڈیٹر تھے گوپال مل اپنی کتاب "لاہور کا جو ذکر کیا" میں راوی ہیں کہ مالک رام اور جوشی کو کام کرتے انہوں نے کبھی نہیں دیکھا کئی بار رات کی ڈیوٹی پر مَل، مالک رام اور جمنا داس اختر ہوتے تھے مالک رام دفتر پہنچ کر کرسی پر بیٹھتے اور پانچ دس منٹ کے بعد سو جاتے مَل اور جمنا داس انہیں ڈیوٹی کا وقت ختم ہونے کے بعد ہی جگاتے۔ لیکن جب انہیں تحقیق و تدوین کا چسکا پڑا تو ان پر ہر وقت کام کی دھن سوار رہنے لگی۔

نقاد محقق اور تذکرہ نگار علی جواد زیدی سے ان کی ادبی دوستی تین دہائیوں سے زیادہ مدت تک رہی وہ "مالک رام ایک مطالعہ" میں لکھتے ہیں کہ میں نے انہیں دوسروں کی برائی کرتے نہیں سنا اگر کسی نے شکایت کا کوئی موقع فراہم بھی کر دیا تو بہت جلد اسے بھولنے کی کوشش کی۔ عام طور پر سے وہ ادبی امور میں دوسروں کی مدد کرتے رہتے اور یہی وجہ ہے کہ ادیبوں اور شاعروں نے بھی ہمیشہ ان کی طرف تعاون کا ہاتھ بڑھایا۔

رشید احمد جالندھری (مدیر اعلیٰ معارف لاہور) کہتے ہیں کہ وہ جامعہ ازہر میں تھے تو مالک رام کے مشورے پر ہی وہ عازم برطانیہ ہوئے اور کیمبرج یونیورسٹی سے اسلامیات میں پی ایچ ڈی کی۔ اس سلسلے میں ان کو کئی بار مختلف مضامین کی ضرورت پڑی اور مالک رام نے بغیر کسی تکلف کے ان کی نقل انہیں بھجوا دی۔ ان کی طبیعت ایسی تھی کہ علمی کام میں مدد کر کے انہیں خوشی اور مسرت حاصل ہوتی تھی۔

مالک رام جھوٹی انا سے مبرا تھے۔ اس سلسلے میں جگن ناتھ آزاد کی زبانی ایک واقعہ سن لیجئے۔ ۱۹۶۲ء میں مالک رام برسلز (بلجیم) میں ہندوستانی سفارت خانے میں سیکرٹری تجارت تھے۔ آزاد لندن سے واپسی پر ہر چند روز کے لئے ان کے پاس ٹھہرے۔ ایک شام فارسی شاعری کی باتیں ہو رہی تھیں تو آزاد نے یہ مصرع پڑھا۔

نہ ہر کہ سر بتر اشد قلندری داند

مالک رام نے کہا کہ صحیح مصرع یوں ہے

نہ ہر کہ مو بتراشد قلندری داند

ہر چند آزاد کو یقین تھا کہ وہ صحیح ہیں۔ انہوں نے بحث کرنا مناسب نہ سمجھا اور بات کو یہ کہہ کر ٹال دیا کہ موقع ملنے پر کتاب میں دیکھ لیں گے بات آئی گئی ہو گئی۔ چند روز بعد وہ ہندوستان واپس چلے گئے۔ کوئی ایک سال بعد انہیں مالک رام کا خط ملا اس میں لکھا تھا کہ جو مصرع آپ نے برسلز میں پڑھا تھا وہی صحیح تھا۔ حقیقت کو تسلیم کر لینا ہی ان کی عظمت کا راز تھا۔

اسلامیات پر مالک رام کی کتابیں پڑھنے والے ہر آدمی کے ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ کیا وہ مسلمان ہو گئے تھے ہم اس بات کو فراموش کر دیتے ہیں کہ اسلام کا علم حاصل کر لینا اور بات ہے اور اسلام کی حقانیت پر ایمان لانا دوسری بات مالک رام کا قرآن اور حدیث کا اچھا خاصا مطالعہ تھا وہ توحید کے قائل تھے جو ان کے ایمان کا ایک لازمی جزو تھا لیکن باقی باتوں کو وہ فروعی سمجھتے تھے۔ رشید احمد جالندھری راوی ہیں کہ قاہرہ میں ان کی ملاقات مالک رام سے ہوئی چند ملاقاتوں کے بعد جب تعلقات استوار ہوئے تو ایک دن مالک رام نے ان سے کہا کہ آپ کسی روز فیملی کے ساتھ ہمارے ہاں آئیے اور میرے ساتھ روزہ افطار کیجئے۔ انہوں نے معذرت کر لی اس پر مالک رام نے کہا تو پھر آپ کسی روز ہمیں بلائیے کہ روزہ آپ کے ساتھ افطار ہو۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مالک رام روزہ بھی رکھتے تھے لیکن روزے صرف مسلمانوں پر ہی فرض نہیں ہوئے۔ قرآن بتاتا ہے کہ اس سے پہلے بھی دوسری قوموں پر روزہ فرض کیا گیا اس طرح وہ یہ سمجھتے تھے کہ کسی بھی الہامی مذہب پر ایمان رکھنے والے کے لئے روزہ ضروری ہے۔ دراصل مالک رام یہ یقین رکھتے تھے کہ چونکہ خدا نے تمام قوموں میں رسول بھیجے ہیں اس لئے روزہ تمام قوموں پر فرض کیا گیا ہے اس کا رکھنا ضروری ہے، ان کے نزدیک باقی شرعی امور کسی بھی الہامی مذہب کے مطابق نبٹائے جا سکتے ہیں۔ نجات کے لئے صرف توحید کا عقیدہ کافی ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہندوستان اور پاکستان سے بہت سے لوگ یوروپ کی یونیورسٹیوں سے اسلامیات پر ڈاکٹریٹ کر کے آتے ہیں اور انہوں نے غیر مسلموں کی نگرانی میں اپنا کام مکمل کیا ہوتا ہے جن کے علم و فضل کی دھوم مچی ہوئی ہے اس کے باوجود ہمارے ذہنوں میں یہ سوال نہیں اٹھتا کہ وہ لوگ مسلمان کیوں نہیں ہوئے۔ مالک رام کے بارے یہ سوچ ان کے مزاج کے توازن اور دھیمے لہجہ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اسلام پر ان کا مطالعہ وسیع تھا اور ان کی نظر گہری تھی مگر ہندوازم کی اس ردا کی وجہ سے جسے انہوں آخری دم تک اپنے گرد لپیٹے رکھا وہ اسلام کی روشنی سے فیض یاب نہ ہو سکے۔

(جنگ لاہور ۹۔ جنوری ۱۹۹۴ء)

ضروری نوٹ

اس مضمون کے فاضل مصنف نے جو ایک قابل احترام شخصیت ہیں، مضمون بالا کے آخر میں محترم مالک رام صاحب کی دین حق سے غیر معمولی وابستگی کا ذکر کر کے اس کا جواز تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔ فی الحقیقت اس قسم کا کوئی جواز تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ محترم مالک رام صاحب ایک مخلص احمدی تھے۔ انہوں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد اس کا علی الاعلان اظہار نہیں کیا تھا۔ لیکن قادیان کے رہنے والے احمدی اور دیگر متعدد احمدی احباب اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ہمارے ایک بزرگ اور محترم قاری مکرم کیپٹن محمد عبداللہ صاحب نے ہمیں جماعت احمدیہ کی ایک اہم دستاویز کا حوالہ بھجوایا ہے۔ جو ذیل میں درج ہے۔

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے جون ۱۹۵۹ء میں ایک کتاب شائع کی تھی جس کا نام ہے "تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین" اس میں چندہ تحریک جدید میں حصہ لینے والے پانچ ہزار ان احمدی مخلصین کے نام درج کئے گئے تھے جنہوں نے نومبر ۱۹۳۴ء سے لے کر اکتوبر ۱۹۵۳ء تک اس چندہ کی دائیگی کی تھی۔ اس کتاب کے صفحہ نمبر ۴۸۰ پر "افراد ایشیا" کے عنوان کے تحت نیچے دوسری سطر میں محترم مالک رام صاحب کا نام بھی بہ تفصیل ذیل درج ہے۔

چوہدری مالک رام صاحب۔ ایم۔ اے۔ (اسکندریہ)

میزان رقوم۔ ۴۹۷۶ روپے

کیفیت۔ ۱ تا ۱۳ سال

اس کتاب میں فہرست کے آخر میں یہ نوٹ درج ہے "یاد رہے آپ کا نام اصولاً اسی جگہ ملے گا جہاں سے آپ نے ۱۹ ویں سال کا وعدہ کیا تھا۔ اس جگہ کی جماعت یا براہ راست حلقہ افراد میں اپنا نام تلاش کریں" یاد رہے کہ محترم مالک رام صاحب ایک خاصا عرصہ قاہرہ اور اسکندریہ میں رہے۔ جہاں آپ وزارت خارجہ بھارت کی ملازمت کے دوران مقیم تھے۔

نصاب امتحان سہ ماہی اول ۱۹۹۴ء

○ مجلس انصار اللہ کے مرکزی امتحان سہ ماہی اول ۱۹۹۴ء کا نصاب درج ذیل ہے۔ یہ امتحان ۲۳۔ مارچ ۱۹۹۴ء کو ہو گا۔

۱۔ ترجمہ کلام الٰہی۔ پارہ ۹ نصف اول

۲۔..... اصول کی فلاسفی۔ مکمل

۳۔ بنیادی نصاب

زعماء کرام تمام انصار کو علم و فضل میں ترقی کے اس مرکزی لائحہ عمل سے آگاہ کریں۔ اور وقتاً فوقتاً یاد دہانی بھی کراتے رہیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

قائدین کرام و ناظمین اطفال متوجہ ہوں

○ عشرہ وقف جدید شروع ہو چکا ہے۔ مندرجہ ذیل امور کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔

۱۔ اس عشرہ کے دوران تمام اطفال سے وعدہ جات لے کر مرکز بھجوائیں۔ وعدہ جات ٹارگٹ کے مطابق لیں۔

۲۔ تمام اطفال کو بجٹ وقف جدید میں ضرور شامل کیا جائے نیز زیادہ سے زیادہ اطفال کو ننھے مجاہدین بنایا جائے۔

۳۔ اطفال چندہ وقف جدید دیتے وقت چندہ کے ساتھ دفتر اطفال ضرور لکھوائیں۔

۴۔ ۷ سال سے کم عمر بچے بھی بجٹ وقف جدید میں ضرور شامل کئے جائیں۔

۵۔ اطفال کو اپنے ہاتھ سے چندہ وقف جدید دینے کی عادت ڈالیں۔

۶۔ مرکز وصولی بھجوائے وقت مندرجہ ذیل تفصیل ساتھ ضرور بھجوائیں۔ نام طفل۔ ولدیت۔ مجلس۔ وعدہ۔ وصولی۔

۷۔ مرکز رقم بھجواتے وقت مقامی سیکرٹری مال کی تصدیق ساتھ بھجوایا کریں۔

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ پاکستان)

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات -

نون سین

محترمہ بے نظیر بھٹو / بوسنیا

محترمہ بے نظیر بھٹو وزیراعظم پاکستان نے عالمی برادری سے کہا ہے کہ وہ بوسنیا کو بچانے کے لئے ہر ممکن امداد فراہم کرے انہوں نے مزید کہا کہ بوسنیا کی تباہی صرف مسلمانوں ہی کے لئے باعث تشویش نہیں ہے بلکہ انسانیت کے ضمیر پر بھی ایک دھبہ ہے اس لئے ساری انسانیت کو مل کر چاہئے کہ بوسنیا کے مسلمانوں کو مزید تباہی سے بچائے۔ یہ عالمی برادری کی ذمہ داری ہے اور نہایت سرعت کے ساتھ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے یہ اپیل اس وقت کی جب آپ تہذیبوں کے تصادم کے سیمینار میں خطاب کر رہی تھیں۔ یہ سیمینار عالمی اقتصادی فورم نے منعقد کیا تھا۔ آپ نے اور آپ کے ہم عہدہ ترکی ساتھی نے سارا جیوو کا دورہ کرنے کا اعلان کیا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم صرف وزیراعظم کی حیثیت سے وہاں نہیں جا رہے بلکہ ماں بن کر وہاں جائیں گے اور وہاں کی ماؤں اور بچوں کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ بوسنیا کے مسلمانوں کا صفایا کرنے کے لئے جو کوششیں کی گئی ہیں ان میں انتہائی تشدد کا عمل دخل رہا ہے۔ عورتوں کی جنسی بے حرمتی کی گئی ہے۔ اور مغربی ممالک یہ سب کچھ خاموشی کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے بجائے اس کے کہ آگے بڑھ کر ان باتوں کو روکتے ان باتوں کی طرف توجہ دینا ہی ضروری نہیں سمجھا۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ یہ انسانی ضمیر پر ایک دھبہ ہے اور مسلمانوں کے لئے باعث تشویش ہے لیکن صرف اتنی ہی بات نہیں ہے۔ یہ عالمی برادری کی ذمہ داری ہے اور جو کچھ اب تک ہو چکا ہے اسے ایک دھبہ سمجھا جا سکتا ہے جسے مٹانے کے لئے دنیا بھر کے لوگوں کو ہمہ جہت کوشش کرنی چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں یہ نہیں چاہتی کہ بعض ریاستیں اپنی اہمیت کو اس لئے ضائع کر دیں کہ وہ کسی دوسری تہذیب کے دائرے میں نہیں۔ بطور ایک قوم کے میں پاکستان کے متعلق ایک نظریہ رکھتی ہوں اور سمجھتی ہوں کہ اسے جنوبی ایشیا کے ممالک کے امن و امان کی فضا میں تعاون کرنا ہے۔ اگرچہ ہمارا ہندوستان سے تصادم ہے اور یہ گذشتہ پانچ دہاکوں سے چلا آ رہا ہے لیکن اگر کوئی منصفانہ حل سامنے آجائے۔ جس سے کشمیر کا مسئلہ حل ہو جائے تو یقیناً ہمارے اور ہندوستان کے حالات بالکل نارمل ہو سکتے ہیں۔

اسلم بیگ / جمہوریت

سابق آرمی چیف مرزا اسلم بیگ نے گذشتہ جمعہ کے روز متنبہ کیا کہ پاکستان میں جمہوریت کے مستقبل کا آئندہ تین ماہ میں فیصلہ ہو جائے گا۔ اگر حکومت اور حزب مخالف نے گفت و شنید کی میز پر آکر مسائل حل کرنے کا فیصلہ نہ کر لیا۔ تو یہ بات جمہوریت کے حق میں نہیں ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ معین قریشی جو نگران وزیراعظم تھے 'انہوں نے راستہ دکھانے کی کوشش تو کی لیکن ابھی اس راستے پر غور کرنے کی ضرورت ہے' ایک ایسے اجلاس میں۔ جو فرینڈز نے منعقد کیا تھا۔ اور جس میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرنا مخصوص تھا۔ مسٹر بیگ نے کہا کہ ساری قوم کو اس بات سے تشویش ہے کہ حکومت اور حزب مخالف ایک دوسرے پر کیچڑ اچھال رہے ہیں۔ ایسا کرتے رہنے سے دونوں میں سے کسی کو بھی کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ بلکہ ساری قوم ایک دیگ بن جائے گی جس میں مسائل کے سوا کچھ نہیں ہو گا۔ اور صورت حال ڈکٹیٹرشپ جیسی ہو جائے گی۔ انہوں نے دونوں کو مشورہ دیا کہ وہ احتیاط سے کام لیں۔ جہاں تک اس آرڈیننس کا تعلق ہے۔ جس سے فلور کراسنگ کو روکنا مقصود ہے' اور جو ۲/ فروری کو ناقابل عمل ہو جائے گا۔ اس کے ختم ہونے سے لوٹا سیاست جاری ہو جائے گی۔ اور صحیح معنوں میں وفاداریاں ختم ہو جائیں گی۔ جہاں تک پاکستانی سرحدوں کو افغانیوں کے لئے بند کرنے کا تعلق ہے۔ یہ بات افغانیوں کے جھگڑوں کا منطقی نتیجہ ہے۔ عالمی سیاست پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سوویت یونین کے ٹوٹ جانے سے دنیا میں صرف ایک سپرپاور رہ گئی ہے۔ اور وہ امریکہ ہے۔

افغان مہاجرین / ایران - پاکستان

پہلے یہ بیانات اخبارات میں شائع ہوئے کہ پاکستان نے افغانیوں کے لئے اپنی سرحدیں بند کر دی ہیں جب اس بات پر اعتراض کیا گیا تو یہ بیانات چھپنے شروع ہوئے کہ جو بہت شدید زخمی ہیں یا جن کے پاس ویزا موجود ہے۔ انہیں پاکستان آنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے' اب یہ بیان آ رہے ہیں۔ کہ سرحدیں بند تو کی ہیں۔ لیکن اس لئے کہ افغانی لیڈروں کو ذمہ داری کا احساس پیدا ہو' موجودہ جھگڑے مقامی ہیں' افغان دھڑے آپس میں لڑ رہے ہیں کوئی بیرونی طاقت ان پر حملہ آور نہیں ہے۔ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ افغانیوں کا اندرونی معاملہ ہے اس لئے ان کے لیڈروں کو کوشش کرنی چاہئے کہ کسی کو مہاجر کی صورت میں باہر نہ جانے دیں۔

اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کو پاکستان اور ایران نے اپنی اپنی پوزیشن واضح کر دی ہے۔ دونوں کا کہنا ہے کہ جب سوویت یونین نے افغانی معاملات میں دخل اندازی کی تھی تو افغانیوں کو مہاجر کے طور پر تسلیم کر لیا گیا تھا۔ لیکن اب ایسا نہیں کیا جا سکتا تہران ٹائم نے بڑے زور سے کہا کہ جاپان جو کہ سب سے زیادہ امیر ملک ہے۔ کیا وہ پچیس لاکھ مہاجرین کا بوجھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہے' یہ بات اس اخبار نے اس رنگ میں اس لئے کہی ہے کہ اقوام متحدہ کی ہائی کمشنر برائے مہاجرین ایک جاپانی خاتون ہے۔

اسلامی کانفرنس / افغانستان

تنظیم اسلامی کانفرنس (او- آئی- سی) کے سربراہ نے کہا ہے کہ افغانستان میں مختلف دھڑوں کی آپس میں جنگ کو ختم کروانے کے لئے وہ ثالثی کا کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ بات ایرانی نیوز ایجنسی نے جمعرات کے روز بتائی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ خود افغانستان جانے کے لئے تیار ہیں تاکہ ایسے عوامل کو تلاش کیا جائے جن سے مختلف دھڑوں کی لڑائی ختم کرنے میں مدد ملے ہر وہ بات جو ایسا کرنے میں مفید ثابت ہو سکتی ہے ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ آپ تہران میں دس علاقائی ریاستوں میں ایک اقتصادی تعاون تنظیم کے وزرا سے خطاب کر رہے تھے۔ اس میں افغانستان بھی شامل ہے۔ سعودی عرب اور پاکستان جنہوں نے بنیادی طور پر افغانی مجاہدین کی چودہ سال تک مدد کی ہے اور جس مدد کے ذریعے سوویت یونین کی فوجوں کو کابل سے جانا پڑا ہے نے گذشتہ ہفتے اس بات کی اپیل کی تھی کہ افغانستانی دھڑے فوری طور پر اپنی جنگ بند کریں تاکہ او آئی سی کے چیف کو قیام امن کا کام کرنے کا موقعہ ملے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس موقعہ پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں اب بھی افغانی پارٹیوں سے تعاون کرتے ہوئے ان کی جنگ ختم کرانے کے لئے تیار ہوں۔ میں افغانستان کے تمام دوستوں سے اس سلسلے میں تعاون چاہتا ہوں۔ بتایا گیا ہے کہ افغانستان میں بار بار جنگ شروع ہو جاتی ہے اور دونوں طرف سے کامیابی کے دعوے کئے جاتے ہیں۔ گذشتہ دنوں پروفیسر برہان الدین نے دعویٰ کیا تھا کہ انہوں نے عبدالرشید دوستم کے فوجی دستوں کے خلاف کامیابی حاصل کی ہے۔ لیکن اس کے تھوڑی ہی دیر بعد عبدالرشید دوستم کے فوجی دستوں اور گلبدین حکمت یار کے فوجی دستوں نے کابل پر راکٹ برسائے جس کے نتیجہ میں کہا جاتا ہے کہ ہزاروں آدمی زخمی ہوئے اور بہت سے لوگ اپنے گھربار چھوڑ کر پناہ لینے کے لئے دوسری جگہوں پر جانے کے لئے مجبور ہو گئے۔ اس کے نتیجہ میں پاکستان اور ایران نے اپنی سرحدیں بند کر دی ہیں تاکہ یہ لوگ جو اب اپنے آپ کو مہاجر کہنا چاہتے ہیں ان ممالک میں داخل نہ ہو سکیں۔ پاکستان اور ایران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ جب یہ لوگ سوویت یونین کی فوجوں سے تنگ آکر ہمارے ملکوں میں آتے تھے تو انہیں مہاجر مانا جاتا تھا۔ لیکن اب آپس کے جھگڑوں سے تنگ آکر ہمارے ملک میں یہ مہاجر کی صورت میں نہیں آسکتے۔

افغان خانہ جنگی

افغانستان میں' لڑنے والے دھڑے جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ کبھی تھوڑے سے عرصہ کے لئے لڑائی ختم ہوتی ہے تو پھر پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے گذشتہ جمعہ کے روز زیادہ تر کابل کے بازاروں پر حملے ہوئے۔ اس روز مسلسل چار دنوں کی لڑائی میں۔ ایک ہزار کے قریب افراد مارے گئے۔ اور دس ہزار زخمی ہوئے۔ بازاروں میں سے پشتون بازار کو جو کابل کے دریاؤں کے ساتھ ساتھ واقع ہے۔ بہت زیادہ نقصان پہنچا بعض چشم دید گواہوں نے یہ بھی کہا کہ فوجی دستوں کے فضائی حملوں کے علاوہ۔ فوجیوں نے لوٹ مار بھی بہت کی اور اس کے بعد علاقے بھر

میں آگ لگادی گئی۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ جس علاقے کو حاصل کرنے کی کوشش کی جارہی تھی۔ جب وہ مل نہ سکا تو اسے آگ لگادی گئی فائر بریگیڈ نے آگ بجھانے کی بہت کوشش کی لیکن دھوئیں کی وجہ سے انہیں مشکلات پیش آئیں بتایا جاتا ہے کہ صدر برہان الدین ربانی کی فوجوں کے پاس حکومت کی اہم عمارتیں موجود ہیں' اور انہیں عمارتوں کو حاصل کرنے کے لئے مخالف دھڑے حملے کر رہے ہیں۔

افغانستان / ازبکستان کی مداخلت

گذشتہ اتوار کے روز کابل میں ایک سرکاری آفیسر نے کہا ہے کہ افغانستان کا شمالی ہمسایہ یعنی ازبکستان افغانستان میں صدر برہان الدین کا تختہ الٹنے کے لئے لڑائی کو ہوا دے رہا ہے اس سرکاری افسر نے مزید کہا کہ ہمارے پاس ایسے شواہد موجود ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ ازبکستان لڑائی میں حکومت کے مخالف دھڑوں کی مدد کر رہا ہے جس افسر نے یہ بات بتائی ہے' اس کا نام عبدالعزیز مراد ہے۔ انہوں نے اس خبر کے مطابق' عبدالرشید دوستم کو بھی ازبکستان کا ایجنٹ بتایا یہ وہ شخص ہے جس نے گذشتہ دنوں کابل کی حکومت پر قبضہ کرنے کے لئے۔ سرکاری فوجوں پر حملہ کیا تھا کابل کے سرکاری افسر نے کہا ہے کہ ازبکستان دوستم کو نہ صرف جیٹ ہوائی جہاز اور ان کے پرزے فراہم کر رہا ہے بلکہ ایک ہوائی اڈہ اس کی فوج کے استعمال کے لئے بھی دیا ہے۔ اس کے علاوہ وہ دوستم کے ساتھ مل کر کابل پر ہوائی حملے بھی کر رہا ہے جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں وقفہ وقفہ سے لڑائی جاری رہتی ہے۔ کبھی دوستم کے ہوائی جہاز کابل پر کامیاب حملے کرتے ہیں۔ اور کبھی صدر برہان الدین کے فوجی دستے دوستم کو پیچھے دھکیل دیتے ہیں۔

☆★☆

عطیہ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم منور احمد جاوید صاحب واہ کینٹ ۲۰۔ جنوری ۹۴ء کو دل کے دورے کے باعث ہسپتال میں داخل ہوئے تھے۔ اب کسی قدر افاقہ ہے۔ اور گھر آچکے ہیں۔

○ مکرم محمد حسین صاحب کارکن دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی اہلیہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کے پیٹ میں رسولی کا اپریشن مورخہ ۹۴-۱-۳۱ کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کامیاب اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم صفیہ رانجھا صاحبہ بیگم ملک ممتاز احمد مجوکہ صاحب (لاہور) بیمار ہیں۔

○ مکرم عبدالرشید تبسم صاحب کے بڑے بھائی مکرم ناصر محمود خان ریٹائرڈ وارنٹ آفیسر میڈیکل C.M.H لاہور میں گلے کے کینسر کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ بیماری کا حملہ بہت شدید ہے۔

○ مکرم منظور احمد خان صاحب ایاز گڑھی شاہو۔ لاہور عرصہ ڈیڑھ سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ دایاں حصہ جسم کا کمزور ہوگیا ہے۔ جس سے چلنے پھرنے میں از حد دقت ہوتی ہے اور کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفاء عطاء فرمائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم رفیع الدین صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری محمد دین صاحب قادیانی)

مکرم رفیع الدین صاحب وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مکرم چوہدری محمد الدین صاحب قادیانی ۔قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ مع مکان نمبر ۶/ ۳۳-۳۲ برقبہ دس مرلہ فی قطعہ کل ایک کنال ان کے بیٹے مکرم رفیع الدین صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم رفیع الدین صاحب (بیٹا)
۲۔ مکرم حمید الدین صاحب (بیٹا) وفات یافتہ ۱۹۹۱ء
۳۔ مکرم منیر الدین صاحب (بیٹا) وفات یافتہ ۱۹۸۳ء
۴۔ محترمہ نسیم اختر صاحبہ (بیٹی)
۵۔ محترمہ مبارکہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

(مکرم سلیم احمد صاحب قمر بابت ترکہ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب)

مکرم سلیم احمد ناصر c/o مکرم سردار عبدالسمیع صاحب H-15 ماڈل ٹاؤن لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد ۔قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان نمبر 1/49 دارالعلوم شرقی برقبہ ایک کنال ۲ مرلے ۸۵ مربع فٹ میرے اور میرے بھائی مکرم ملک نعیم طاہر صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس سے اتفاق ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ نصیرہ فاطمہ صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم ملک سلیم ناصر صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم ملک نعیم طاہر صاحب (بیٹا)
۴۔ مکرم ملک کریم ظفر صاحب (بیٹا)
۵۔ محترمہ طاہرہ سمیع صاحبہ (بیٹی)
۶۔ محترمہ طیبہ رحمان صاحبہ (بیٹی)
۷۔ محترمہ قدسیہ میاں صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

موصیان کرام

○ جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی۔

○ جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی۔

○ ایسے موصی دوست جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر چکے ہیں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ وہ اس جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ادا کرتے رہیں گے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ایک وقت میں تین کام

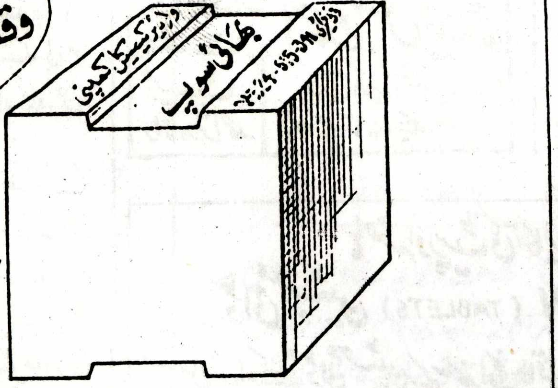

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

بھائی سوپ رجسٹرڈ
WARRIOR WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ واریئر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

واریئر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۷۱۷۷۶۴ - ۴۷۷۶۴
فیکس نمبر ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۰۴۵۲۴

خبریں

ربوہ :2 - فروری-1994ء
بادل چھائے ہوئے ہیں
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے انسانی حقوق کمیشن کے ۵۰ ویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں صورت حال ناقابل برداشت ہو چکی ہے۔ ہم انسانی حقوق کے عالمی اجراء پر خوش نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ انسانی حقوق کو بغیر کسی ندامت کے وسیع پیمانے پر پامال کیا جا رہا ہے عالمی برادری کو چاہئے کہ وہ کشمیر اور بوسنیا میں پامال کئے جانے والے انسانی حقوق کو بحال کرائے اور ان دونوں میں کئے جانے والے قتل عام کو بند کرائے۔

○ جنیوا میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ خود مختار کشمیر کی تجاویز ناقابل عمل ہیں اس سے نئے مسائل اٹھ کھڑے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کے بارے میں اقوام متحدہ کی قراردادوں پر خلوص دل سے بلا امتیاز عمل در آمد ہونا چاہئے۔

○ بتایا گیا ہے کہ پاکستان اور امریکہ کی بحری افواج کی مشترکہ جنگی مشقیں جو بحر ہند کے گہرے پانیوں میں ہو رہی ہیں جمعہ تک جاری رہیں گی۔ ان مشقوں میں امریکہ کے پی ۳ اورین طیارے اور پاکستان کے چار تباہ کن جہاز حصہ لے رہے ہیں۔

○ واپڈا نے فیصلہ کیا ہے کہ ماہ رمضان کے آغاز کے ساتھ ہی ملک کے تمام مقامات پر افطاری اور سحری کے اوقات میں لوڈ شیڈنگ نہیں ہو گی۔ محکمہ پیشگی اطلاع کے بغیر لوڈ شیڈنگ نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یکم رمضان المبارک سے ۳۰ رمضان المبارک تک رات کے گیارہ بجے سے صبح سات بجے تک بھی لوڈ شیڈنگ نہیں ہو گی۔

○ وفاقی حکومت کی جانب سے جاری کردہ سٹیٹ بینک دوسرا ترمیمی آرڈی ننس مجریہ ۳۱۔ دسمبر ۹۳ء سینٹ میں منگل کو کثرت رائے سے مسترد کر دیا گیا ہے۔ قرارداد کے حق میں ۲۸ اور مخالفت میں ۱۱ ووٹ پڑے۔ یہ قرارداد اپوزیشن نے پیش کی تھی۔

○ سینٹ میں سٹیٹ بینک آرڈی ننس کے مسئلے پر حکومت کو جو شکست ہوئی ہے اس سے حکومت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور حکومت استعفیٰ نہیں دے گی۔ سینٹ میں قائد ایوان ملک محمد قاسم نے کہا کہ یہ شکست کوئی غیر معمولی واقعہ نہیں یہاں حزب اختلاف کے اراکین کی اکثریت ہے۔

○ سینٹ میں سٹیٹ بینک آرڈی ننس کے حق میں ۲۸ اور مخالفت میں گیارہ ووٹ آئے۔ جمہوری وطن پارٹی، جونیجو لیگ اور فاٹا کے اراکین نے حکومت کا ساتھ دیا۔ اسلامی فرنٹ، اے این پی، پی این پی اور ایم کیو ایم نے مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔ جمیعت علمائے اسلام کے دونوں گروپوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ وزیر قانون اقبال حیدر نے کورم توڑنے کی کوشش کی۔ مذاکرات بھی کئے گئے۔ وزیر قانون نے کہا کہ یہ مالی معاملہ ہے اس پر سینٹ میں بحث نہیں ہو سکتی مگر سینٹ کے چیئرمین وسیم سجاد نے حکومت کی ہر کوشش ناکام بنا دی۔

○ اپوزیشن نے پیپلز پارٹی کے ۱۰۰ دن کے بارے میں جو حقائق نامہ جاری کیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ بے نظیر محض پروٹوکول وزیر اعظم ہیں جنہیں صرف غیر ملکی دوروں سے دلچسپی ہے۔ آصف علی زرداری اصل وزیر اعظم ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بھارت کسی بھی وقت حملہ کر سکتا ہے۔ اس کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

○ میاں نواز شریف لاڑکانہ سے ۱۵ میل کے فاصلے پر ایک چھوٹے سے گاؤں سیٹھن جی وانڈ گئے اور ڈاکوؤں کے ہاتھوں ایک ہی خاندان سے اجتماعی زیادتی کا شکار ہونے والی پانچ عورتوں سے اظہار ہمدردی کیا۔ یہ گاؤں وزیر اعظم کے گاؤں نوڈیرو سے صرف اڑھائی کلومیٹر دور ہے۔ مسٹر نواز شریف کے دورے میں ان کے ہمراہ کئی اخبار نویس بھی تھے۔

○ پنجاب حکومت کا اوور ڈرافٹ پھر ساڑھے تین ارب ہو گیا۔ ملازمین کو ایک ہفتہ کی تنخواہ دینے کے لئے سٹیٹ بینک سے ساڑھے انیس فیصد سود پر ۳۵ کروڑ روپے قرضہ لیا گیا ہے۔ بجٹ میں خسارے میں مزید اضافہ کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہم بلدیاتی انتخابات کے لئے نئی حلقہ بندیاں اور نئی ووٹر لسٹیں تیار کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کی جا رہی ہے۔ دادرسی مل گئی تب بھی بہرحال انتخابات کروائیں گے۔

○ بتایا گیا ہے کہ سابق ڈی آئی جی سی آئی اے سمیع اللہ مروت کے دور میں ہونے والے غیر قانونی کاموں اور جرائم کی تحقیقات کے دوران حکومت سندھ کے سابق مشیر عرفان اللہ مروت کے خلاف کوئی ٹھوس شواہد نہیں مل سکے۔ البتہ تحقیقات جاری ہے۔

ربوہ میں لوڈ شیڈنگ کا

نیا شیڈول ساڑھے چھ گھنٹے

صبح ۴ تا ۳۰-۵
صبح ۷ تا ۸ بجے
شام ۳ تا ۵ بجے
رات ۳۰-۶ تا ۳۰-۷ بجے
رات ۳۰-۹ تا ۳۰-۱۰ بجے

احمد نگر (ساڑھے سات گھنٹے)

صبح ۱ تا ۳۰-۲ بجے
صبح ۶ تا ۷ بجے
دوپہر ۱۱ تا ۲
شام ۳۰-۵ تا ۳۰-۶ بجے
رات ۳۰-۸ تا ۳۰-۹ بجے

اعلان تعطیل

ہفتہ ۵- فروری کو تحریک آزادی کشمیر کے ساتھ یکجہتی کے سلسلے میں تعطیل رہے گی- لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہو گا- قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں

(مینیجر)

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: ۵۹، ۲۱۹

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴ بجے تا ۸ بجے شام
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد

ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج
DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین
مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے۔ مثلاً پیٹ درد، گیس، ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہو گی
FLATULENCE CURE 20/- گیس کیور COLIC CURE 20/- پیٹ درد کیور
PILES CURE 20/- بواسیر کیور CONSTIPATION CURE 20/- قبض کیور
لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں
کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راحب ہومیو) کمپنی ربوہ فون: ۶۰۶، ۷۷۱

کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کی امراض اور نفسیاتی بیماریاں
بیرون جات کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں۔

دوا امر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ
NASIR ناصر
فون ۲۱۴۳۴ ۲۱۴۳۴